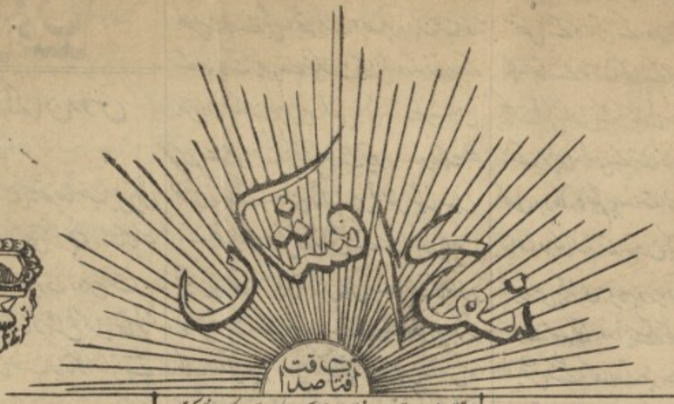






حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

نمبر ۲۵ جلد ۳ | لودیانہ ۱۸ جون ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

مسٹر گلیڈاسٹون صاحب وزیر اعظم نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہی۔ خبر آئی ہو کہ اب فرقہ کنسرویٹو بجائے فرقہ لبرل کے مقرر ہوگا۔ روس نے سرحد افغانستان پر جہاں تک قبضہ کیا ہو وہاں کا انتظام عمدہ طور سے کر لیا ہی۔ عام رائے ہو کہ اگر اب روس نے ذرا بھی پیشقدمی کری تو انگلستان فوراً روس کے ساتھ جنگ کریگا۔ پختہ خبر ہو کہ مسٹر گلیڈاسٹون صاحب کی جگہ لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان مقرر ہوں گے۔ شاہ ایران نے ابھی تک اپنا ارادہ صاف طور سے یہہ ظاہر نہیں کیا ہی کہ میں انگریزوں کا طرفدار رہوں یا روس کا حامی و مددگار رہوں۔ چین اور فرانس میں صلح ہو کر طرفین کی طرف سے شرائط نامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ کوئٹہ کی طرف جو فوج مقیم ہی اُسمیں کچھ کچھ بیماری بھی پائی جاتی ہی۔ کابل سے خبر آئی ہو کہ بدخشان کا حاکم کسی وجہ سے مارا گیا ہی۔ ہرات میں مشہور ہو کہ انگریزی فوج روسیوں سے پہلے ہرات میں داخل ہو جاویگی۔ قندھار کے سرداروں نے امیر سے درخواست کری ہو کہ یہاں فوج زیادہ کری جاوے۔ پشاور میں آجکل ملازمان باربرداری نے اپنا کام بند کر رکھا ہی۔ سرحد ہندوستان کی حفاظت کے واسطے حکم ہوا ہی کہ بڑے اور مضبوط قلعہ تیار کئے جاویں۔ انگلستان کا خرچ سال حال میں مالی و ملکی معاملات پر ایک ارب روپیہ ہوگا۔ برہما میں افواہ ہو کہ جرمنی کا وکیل برہما میں رہا کریگا مگر یہہ بات ابھی صداقت طلب ہی۔ سرکار نیپال نے ۱۵- ہزار سپاہی انگریزی امداد کے لئے تیار کئے ہیں اور انکو انگریزی طرز پر قواعد سکھلائی جاتی ہی۔ روس کا سفیر سلطان روم پر تاوان جنگ کی قسط کا دباؤ ڈال رہا ہی مطلب یہہ ہو کہ انگریزوں کی طرفداری سلطان نہ کر سکے۔ صوبہ کریٹ میں جو گورنر سلطان روم کی طرف سے مقرر ہوا ہی اُس سے تمام اہل کریٹ ناراض ہیں اور چاہتے ہیں کہ بجائے اسکے کوئی اور شخص مقرر کیا جاوے۔ افغان سرحدی کمیشن نے جہاں کہ وہ پہلے مقیم تھی بباعث سخت گرمی کے وہ مقام چھوڑ دیا ہو اور اب کوہ پاراموس کی طرف چلی گئی ہی۔ روسیوں نے مرو تک تار برقی قائم کرلی ہو اور اب سرخ تک قائم کرنے میں مصروف ہیں۔ فرانس میں تین ہزار عورتیں مصنوعی پھول بنا کر اوقات بسر کرتی ہیں ہندوستان میں لاکھوں عورتیں چکی سے اوقات گذر کرتی ہیں۔ روس کے گزٹ میں چھپا ہو کہ ایک فوج تیر کمانوں کی بنائی جاوے اور جنرل کاماروف کو اُسکا کمانیر مقرر کیا جاوے۔ امیر کابل نے حاکم جلال آباد کو کابل میں طلب کیا ہو اور بجائے اُسکے ایک اور حاکم جلال آباد میں مقرر کیا جاوے گا۔ کلکتہ سے خبر آئی ہو کہ یہہ قطعی فیصلہ ہو گیا ہو کہ دیسی فوج میں نسری مارٹن بندوقیں دیجاویں اس قسم کی ۱۵- ہزار بندوق فوراً بمبئی احاطہ میں دیجاویں گی۔ سرینگر سے گلگت تک تار برقی لگانیکا حکم ہو گیا ہی۔ اپریل میں ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کا سونا چاندی ہندوستان کے اندر آیا ہو ✤

نور افشاں

سنگدلی حاکمان روس

نمبر ا

—— جناب پادری آر۔ سی میتھر صاحب ایل ایل ڈی نے حاکمان روس کا حال کسی انگریزی رسالہ سے ترجمہ زبان اردو میں کرکے بحروف رومن بمقام مرزاپور ۱۸۹۲ء میں بطور رسالہ شائع کرایا تھا جو قبت ہم نے اسپر غور کیا تو مناسب جانا کہ اسکو اپنے اخبار میں درج کرکے روس کے ظلموں سے اپنے ناظرین کو مطلع کریں۔ ہمارا ارادہ ہی کہ اس مضمون کو سلسلہ وار درج کریں۔ ناظرین اخبار کو مناسب ہی کہ اس مضمون کی کیفیت سے آگاہ ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی حکومت اور حکومت روس کا وزن کریں اور وہ یہہ ہی +

ملک روس میں ایک آفت آئی کہ وہاں کے قیصر پیٹر بزرگ نامے نے بے اولاد انتقال کیا پر اسکی بیوہ کیتھرن نے اسکی جانے نشین ہو کر اس ملک کا خوب انتظام کیا مگر تخت نشینی کے دو برس بعد اُس نے بھی وفات پائی۔ ان ماجروں کے سبب وہاں بڑی بدانتظامی ہونے لگی۔ یہانتک کہ ہر ایک خاص و عام ناخوش ہوا اور باہم فساد اور بلوہ کرنے لگا ایک شخص پگات سیچو نامے نے بغاوت کرکے دکھنی اطراف میں ایک فوج جمع کی اور پیٹر سیوم خطاب اختیار کرکے قیصری درجہ پر دعوی کیا۔ شروع میں اُسکے اکثر پیرو ڈکیت او قزاق تھے لیکن رفتہ رفتہ اور طرح کے لوگ لالچ یا ڈر کے سبب اُسکی فوج میں داخل ہوتے گئے +

یہہ بلوہ اُرن برگ کے تمام صوبہ میں پھیل گیا۔ پھر کاسان سے ہوکے ساتی بیریا کی سرحدوں تک پہنچا۔ اسی باعث سے دارالسلطنت ماسکو میں بھی گھبراہٹ ہونے لگی۔ تھوڑے عرصہ میں ایک سخت مقابلہ کے بعد پگات سیچو نے شکست کھائی اور گرفتار ہو کے یعنی دارالسلطنت میں پھانسی پائی۔ اُسکے پیرؤں میں سے بھی بہت گرفتار ہو کے قید ہوئے یا ملک سے خارج کئے گئے۔ اس حالت میں بعض بیگناہوں نے بھی جنکا احوال حاکموں نے بخوبی دریافت نہیں کیا تھا سزا پائی۔ اس میں سے ایک کا حال جو کسی تہمت کے سبب اپنے ملک سے خارج ہو کر ملک ساتی بیریا کو روانہ کیا گیا لکھتے ہیں۔ اس کا نام فیودر گالون تھا جو ماسکو شہر میں تجارت کا کام کرتا تھا۔ آٹھ برس ہوئے تھے کہ اُس نے شادی کی تھی اور اب اسکی پیاری قبیلہ اور اُنکے چار فرزند موجود تھے۔ اُسکا گھر اچھی پختہ حویلی تھی لیکن ایک تنگ کوچہ میں جہاں کہ راہگیروں کی کثرت نہیں ہوتی بنی تھی اسکو سوائے اپنی تجارت اور گھرانے کے دوسرا کوئی خیال نہیں آتا تھا۔ اُسکے سالے یرمناف اور ایک دوست رومنو کے جو کسی کے یہاں منشی گیری کرتا تھا انکے سوائے اکثر اوقات کوئی دوسرا آدمی اُسکے گھر میں نہیں آتا تھا جب یہہ تینوں باہم جمع ہوتے تھے تو امور مملکت کا چرچہ کبھی نہیں ہوتا کیونکہ یہہ سرکار کے خیرخواہ تھے۔ ایک دن شام سے لیکر آدھی رات تک یہہ لوگ آپس کی صحبت میں مشغول تھے اور جسوقت کہ یہہ دونوں رفیق گھر سے نکلے تو انہوں نے دو تین آدمیوں کو حویلی کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور جبکہ انہوں نے اپنے گھر کی راہ لی تو وے آدمی بھی اُنکے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ آخر کار یرمناف اور رومنو کے دل میں ارادہ آیا کہ ہم کل صبح کو فیودر گالون کو اس ماجرے کی خبر دینگے لیکن انہیں اس ارادہ کے پورا کرنیکا موقع نہ ملا۔ ایک بجے رات کے قریب کوئی شخص آکے گالون کے دروازہ کو زور سے کھٹکھٹانے لگا۔ تجار نے خوف کھا کے جھٹ اپنا پوستین پہن کھڑکی کھول کے کھٹکھٹانے والوں کا نام اور اُنکا مقصد پوچھا۔ کسی نے تند آواز سے جواب دیا کہ دروازہ کھول دو ملکہ کا حکم ہی۔ رات ایسی روشنی تھی کہ تجار نے صاف دیکھا کہ برقندازوں کی ایک ہتھیار بند گروہ ڈیوڑھی پر کھڑی ہی یہہ دریافت کرکے وہ فوراً دروازہ کھولنے کو گئے اور اُسکے کھولتے ہی سب برقنداز لالٹین لگے دکھلاتے ہوئے حویلی میں گھس آئے اور تجار سے پوچھا کہ تو کون ہی +

تجار نے ڈر کے کہا کہ میرا نام گالون ہی اور میں سوداگر ہوں اور یہی میرا گھر ہی۔ اُس تند آواز والے برقنداز نے کہا کیا خوب تجھکو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا ملکہ کا حکم ہی +

تجار نے بڑے خوف سے کہا کہ میں کیوں چلوں جواب دیا مجھے نہیں معلوم۔ اس پر سب برقنداز اُس بیچارے کو پکڑ کے باہر گھسیٹنے لگے۔ تجار نے کہا کہ آپ لوگ مہربانی کرکے مجھے کپڑا پہننے دیجئے +

اُسپر ایک نے دوسرے کو تاکا اور پوچھنے لگا کہ اتنی مہلت دیں یا نہ دیں جمعدار ایک لحظہ کے واسطے ہچکچایا تب اُسنے برقندازوں سے دھیمی آواز میں کہا کہ جو حکم اسکے پکڑنے کا ہم نے پایا اُسمیں پوشاک کا کچھ ذکر نہیں ہی تب تجار کیطرف متوجہ ہوا اُسنے کہا کہ اگر ہم تجھکو اپنا کپڑا پہننے دیں تو تو ہمیں کیا دیگا تجار نے پندرہ ۱۵ روپئے دینے کا اقرار کیا اور جب وے اُسپر راضی نہ ہوئے تو تیس ۳۰ کہا آخر کار وہ ڈیڑھ سو پر فیصل پایا تب اجازت ملی کپڑا پہننے وقت تجار نے اشارہ کرکے اپنی چند باتوں کو اپنے قبیلہ پر ظاہر کیا بعد اُسکے برقنداز اُسے گرفتار کرکے



باہر لے آئے اور گھر کا کچھ اسباب بھی جو انکو پسند آیا اُٹھا کر لے گئے +

جب کر تھانہ پر پہنچے تو تھانہ دار نے فوراً تحقیق کیا کہ یہہ شخص وہی ہو یا نہیں اور جب معلوم ہوا کہ یہہ وہی ہو تو اُس نے حکم دیا کہ روسی گاڑی سلیج نام پر بیٹھا کر جو اسوقت بارڑے میں تیار تھی اُسے فوراً لے جاویں گالون نے اپنے کو بے گناہ جانکے گرفتاری کا سبب پوچھا انہوں نے جواب میں کہا ہم نہیں جانتے اسپر اُس نے کہا میں ملکہ کی دوہائی دیتا ہوں لیکن اُسکے سنتے کے عوض میں تھانہ دار نے برقنداز ولا کو حکم دیا کہ اسے چابک مارو چنانچہ اُس نے بہت مار کھائی اور آخر کو خواہ نخواہ گاڑی پر چڑھایا گیا +

تھوڑے عرصہ بعد ایک اور مجرم تھانہ میں پہنچایا گیا اور اُسکو بھی اُسی گاڑی پر چڑھنے کا حکم ہوا جب دونوں چڑھ چکے تو دو سواروں نے ایک مجرم کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ سے باندھا اور دونوں کو اُنکے بیٹھنے کی جگہ پر خوب کسا۔ بعد اسکے اُنہوں نے اُنکی جیبوں کی سب چیزیں نکالکے آپ لے لیں اور خاص کرکے سونے کا ایک طوق جو ایک کے گلے میں تھا اُتار لیا اور ہنس کے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ تس پیچھے کوچوان چڑھا اور گاڑی کو ہتکو کی سڑک وکوچین میں لے چلا +

گاڑی دار السلطنت کے پوربی پھاٹک کی راہ سے نکلی اسوقت ماہ ستمبر کا آخر ہوا چاہتا تھا اور تمام ملک برف سے سفید ہو گیا تھا اور بڑی سردی ہونے لگی تھی آسمان بدلیوں سے کالا تھا اور ایک تیز و ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ چاند تو چمکتا تھا لیکن اکثر اوقات بادلوں کے پردے سے چھپ جاتا تھا +

جب شاہراہ پر نکلے تو تجار نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ تم کون ہو وہ شخص بہت روتا تھا پر کہا کہ میرا نام گرشیچ ہو پھر تجار سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اتنا تو کہا لیکن جب سوار نے انکی گفتگو سنی تو بڑے زور سے دونوں کو خوب مارا اور کہا خبردار اگر تم ایک اور بات بولو تو میں تمہیں گولی مارونگا +

دو گھنٹوں میں پہلی منزل طے ہوئی۔ ایک چھوٹے گانوں میں داخل ہوکے کوچوان نے گاڑی کو چوکی کے دروازہ پر کھڑا کیا اور اُترکر دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ فوراً ایک اور کوچوان نکلا اور اپنے دو گھوڑے جوتکے گاڑی کو فی الفور ہانکد یا وہاں پر ایک اور سوار تیار تھا وہ اُسکے پیچھے پیچھے چلا۔ اُس نئے سوار کو پرانے نے پروانہ سپرد کیا اور منہہ زبانی بھی کچھ کہا۔ دوسری منزل دیڑھ گھنٹے میں طے ہوئی وہ چوکی ایک بھاری بن میں جو سب گھروں سے علیحدہ تھی بنی ہوئی تھی وہاں نیا گھوڑا اور نیا کوچوان ملا جسوقت پو پھٹنے لگی ہوا کچھ تھم گئی لیکن برف اس شدت سے گرنے لگی کہ دور تک کچھ بھی نہیں دکھائی دیتا تھا + باقی آیندہ

مسیحی مذہب کی خوبیاں

دنیا میں سیکڑوں مذہب اور اُن کے ہزارہا فرقے موجود ہیں اور ہر ایک مذہب اور فرقے کا کوئی نہ کوئی بانی مبانی ہو اور اُسکی حسب مرضی وہ مذہب ٹھہرایا ہوا معلوم ہوتا ہو۔ مذہب صرف ایک ہی ہونا چاہئے اور وہ خدا کی طرف سے اور اُسکی مرضی کے مطابق ٹھہرایا ہوا ہونا چاہئے کیونکہ اتنے مذہب اور فرقے نکلا جو ایک دوسرے سے بالکل خلاف ہیں یہاں تک کہ ایک دوسرے کو رد کرتا ہو خدا کی طرف سے ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ خدا ایک حکم کا امر فرماوے اور پھر اُسکی نفی کرے اس سے خدا کا حکم ناکامل سمجھا جاویگا حالانکہ سب اسباب پر متفق ہیں کہ خدا کے تمام احکام کامل اور صادق ہیں اور کبھی بدلتے نہیں +

اب اس میں یہہ مشکل درپیش ہوئی کہ ہر ایک مذہب کو آزمانا پڑا اور اگر نہ آزمایا جاوے تو شاید جھوٹے ہی کو سچ جانکر مانا ہو اور آخر کو ذلیل ہونا پڑے اور الٹی کچہری میں روسیاہ ہو کر عذاب الہٰی کے نیچے آنا پڑے۔ اس لئے ہر ایک فرد بشر پر لازم ہوا کہ مذہب کو سمجھ بوجھ کے اختیار کرے اور اُسکے آزمانے کے لئے کمال درجے کی ہوشیاری کام میں لاوے +

خداوند یسوع مسیح شافی حقیقی اور پیشوائے صادق نے یہہ ایک کسوٹی بتلائی ہو جس سے یہہ مذہبوں کے پیشوا پرکھے جاتے ہیں جو متی کی انجیل کے ۷۔ باب کی ۱۵۔ آیت سے ۲۱۔ آیت تک لکھی ہو۔ پر جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں پر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں تم انہیں اُنکے پھلوں سے پہچانوگے کیا کانٹوں سے انگور یا اونٹکٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور برا درخت برے پھل لاتا ہو اچھا درخت برے پھل نہیں لاسکتا اور نہ برا درخت اچھے پھل لاسکتا ہو۔ ہر ایک درخت جو اچھے پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہو۔ پس اُنکے پھلوں سے تم اُنکو پہچانوگے +

اگر کوئی حق مذہب کا تلاشی ہو اُسکو حق مذہب کے معلوم کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی کسوٹی نہیں ملے گی۔ اے مشتاقو میں آپ لوگوں کی خدمت میں نہایت عجز و انکسار سے منت کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس کسوٹی کو عقل پر

لگا کے پرکھو اور دیکھو کہ ٹھیک ہی کہ نہیں - اگر ٹھیک ہی تو اسی کسوٹی سے اپنے مذہب کو جس پر تم اب قائم ہو آزماؤ - اور اگر اس سے وہ ٹھیک نکلے تب تو اسکو پکڑے رکھو اگر ٹھیک نہیں تو اس پر اور مذہبوں کو آزماؤ اور جو اس پر پورا نکلے اسکو اختیار کرو +

کمترین نے جواب ایک مسیحی مناد ہی اس مندرجہ بالا کسوٹی پر اس مذہب کو آزمایا ہی اور اسکو پورا پایا ہی اور ملتمس ہوں کہ آپ بھی اِسے آزماؤ اور اس حق مذہب پر آکے نجات ابدی کے خواہاں ہو جاؤ +

اس لئے میں اب مسیحی مذہب کی چند خوبیاں یعنے اُسکے پھل آپکے پیشکش کرکے امیدوار ہوں کہ آپ لوگ اپنی عنان توجہ مسیحی مذہب کی طرف پھرا کے اُسکی خوبیوں سے مستفیض ہونگے +

کیوں نہ ہو کہ جو کام خود خدا کی طرف سے ہو اور اسکا انتظام بھی اُسکی طرف سے کیا جاوے وہ ضرور فائدہ بخش عام ہوگا نہ صرف ایک قوم کے واسطے بلکہ سب قوموں کے واسطے مفید ہوگا - اور اِسی طرح اگر خدا اپنا کوئی حکم کسی نبی کے ذریعہ فرماوے وہ نہ صرف موجودہ انسانوں کے واسطے ہی ہوگا بلکہ آئندہ آنیوالی پشتوں کے واسطے بھی لازم و واجب ہوگا اور سب کے واسطے یکساں فائدہ بخش ہوگا +

خداوند یسوع مسیح نہ صرف ایک قوم کا پیشوا ہو بلکہ تمام قوموں کا - اُسکی پیروی سے نہ صرف ایک قوم کو فائدہ پہنچا ہو بلکہ تمام قوموں کو جنہوں نے اُسے قبول کیا ہو فائدہ کثیر پہنچا ہو +

یہہ بات اظہر من الشمس ہو کہ جہاں جس ملک یا جس قوم یا جس حکومت یا جس خاندان یا جس انسان میں مسیحی مذہب کا دخل ہوا اُسمیں اُسکی ایسی تاثیر ہوئی کہ وہ ملک یا قوم یا حکومت یا خاندان یا انسان

ایک جنت نشان ہوگیا ہو - ملک میں امن ہوگیا قوم میں ملاپ حکومت میں انصاف خاندان میں پاکیزگی اور انسان میں خداترسی اور پرہیزگاری ہوگئی - یسعیاہ نبی کی معرفت جو کہا گیا تھا سو اُسپر صادق آتا ہو: بولون کی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین یعنے غیر قوموں کا جلیل جو دریا کی راہ یردن کے پار ہو ان لوگوں نے جو اندھیرے میں بیٹھے تھے بڑی روشنی دیکھی اور اُنپر جو موت کے ملک اور سایہ میں بیٹھے تھے نور چمکا - متی ۴ - باب ۱۵ - آیت سے ۱۷ - تک +

یہہ جلیل وہ ملک ہو جہاں خداوند یسوع مسیح اُسکے ایک شہر میں جسکا نام ناصرت تھا اوائل عمر میں جا کر رہا تھا اور ناصری کہلایا تھا - اور پھر بھی اکثر وہاں جایا کرتا تھا اور بہت لوگ اُسپر ایمان لائے تھے جس طرح پر اُس ملک میں خداوند یسوع مسیح پہنچا تھا اور اُن لوگوں پر جو موت کے ملک اور سایہ میں بیٹھے تھے نور چمکا تھا اسی طرح اور ملکوں میں بھی ہوا جہاں جہاں اُسکا کلام پہنچا وہاں یہی تاثیر ہوئی کہ موت کی حالت اُن پر سے اُٹھ گئی اور وہ زندہ مخلوق بن گئے +

یہہ کلام انگلستان میں پہنچا وہاں بھی یہی تاثیر ہوئی کہ اُس ملک کی بے دینی اور بت پرستی دور ہوگئی - اور جہاں موت کا سایہ تھا کہ زندہ آدمی کو بتوں کے سامنے جلا دیا کرتے تھے وہاں ایسا نور چمکا کہ یہہ سب باتیں بالکل چھوڑ دیں اور اب وہ ملک کیسا ہو: بُت پرستی کا تو وہاں نام و نشان نہیں اسکے برعکس وہ ملک ہر طرح کی عقل و علم سے بھرپور نظر آتا ہو - اور سچے خدا کی پرستش کرنیوالا کہلاتا ہو اور ہندوستان کو ہیدن وزڈ یعنے بت پرستی کی ظلمت کہتا ہو +

یہہ کلام امریکا میں پہنچا وہاں بھی اُس سے

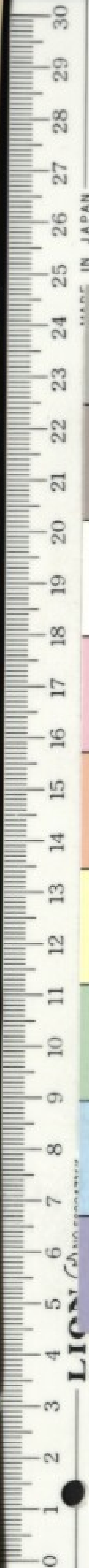
کچھ کم فائدہ نہیں ہوا وہاں کے غلام آزاد کئے گئے اور سچے مذہب کے قبول کرنے سے ہر طرح کی ترقی اُن لوگوں میں ہوئی جو کل دنیا کو معلوم ہو کہ انکے ذہن میں یہاں تک رسائی پیدا ہوئی کہ آج دنیا میں علم و ہنر میں اپنا نظیر نہیں رکھتے +

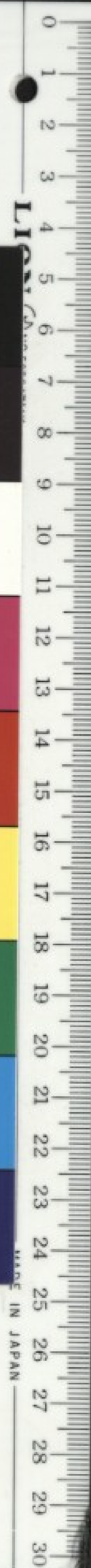
یہہ کلام ہندوستان میں بھی یورپ اور امریکا کے خداپرست اور دیندار بندوں کی معرفت آ پہنچا - جو درحقیقت یسعیاہ نبی کے فرمانے کے موافق موت کا ملک تھا جس میں صدہا جانیں ناحق موت کے منہہ میں جاتی تھیں - سیکڑوں آدمی تیرتھوں میں جا کے گاڑیوں اور رتھوں کے نیچے گر کے خودکشی کرتے تھے ہزاروں دیوتوں کے آگے چڑھائے جاتے تھے - سیکڑوں شیرخوار لڑکیاں پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ کے ماری جاتی تھیں صدہا عورتیں ستی ہو جاتی تھیں* ان سب باتوں سے ہندوستان موت کا ملک نہیں تو اور کیا تھا یہہ سب باتیں مسیحی مذہب کی تعلیم ہی سے دور کی گئیں +

مسیحی مذہب میں نہ صرف یہہ ہی خوبی ہو کہ وہ خدا کا سچا رستہ بتاتا ہو بلکہ دنیاوی نعمتیں علم و ہنر اور کام میں دیانتداری اور سچائی جو نہایت ضروری ہیں اپنے ساتھ لاتا ہو - یہہ نہ صرف موت کو اُٹھاتا ہو - بلکہ نور چمکاتا ہو +

اندھیرا ترک نہیں ہوتا اور اُسکو جنبش نہیں ہوئی جب تک کہ روشنی اُسپر نہ چمکے اسی طرح پر

*فٹ نوٹ ستی ہونیکی رسم قبل از حکومت سرکار انگریزی ہندوستان میں جاری تھی - جو یہہ تھی کہ جب شوہر مرجاتا تو عورت اُسکے ساتھ ہی زندہ جل جاتی اور اُس کے جلتے وقت ڈھول وغیرہ بجائے جاتے کہ شور و غل میں عورت کا چلانا سُنا نہ جاوے اور اسطرح آدمی کے ساتھ جلکر خاک ہو جاتی اور بعض اوقات میں آدمی بھی عورت کے ساتھ جل جاتا اسکو ستا کہتے تھے +





اور گناہ کے کام تب ہی تک فروغ پاتے ہیں جب تک کہ انکو برا اور جھوٹھا ثابت کرنیوالا نہ ہوا اور اسکو دور کرنے کی کوشش نکرے۔ جھوٹھے مذہب بھی تب ہی تلک رونق پر رہینگے جب تک کہ سچے سے مقابلہ نہ کئے جاویں +

جب سے کہ مسیحی مذہب کی روشنی چمکی تب ہی سے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک دیگر مذہبوں کو جنبش ہوئی ہے جو ایسی کہ پیشتر کبھی نہ ہوئی تھی +

صدہا برس کے عرصے سے محمدی مذہب جیوں کا تیوں ہی چلا آیا تھا اور ایسی رسمیں محمدی مانتے چلے آتے تھے جنکی بابت کوئی انکا مانع نہ ہوا تھا مثلاً مُردوں کو ختم و درود دلانا اور ضیافتیں کھلانی اس امید پر کہ انکی روحوں کو پہنچ جاوے اور قبروں کی پرستش بھی قدیم سے چلی آتی تھی اور بہت سی رسومات جو بالکل عیب میں داخل ہیں صدیوں سے چلی آتی تھی پر عیسائی مذہب نے ایسی روشنی چمکائی کہ انکو بالکل کفر اور باطل کر دکھلایا اور نیز محمدی مذہب کو بیخ و بن سے ہلا دیا اور اب ان ہی دنوں میں صاحب علم اور محمدی مذہب کے عالموں کی طرف سے ایک اور مذہب بنام نیچری مشہور ہوا بلکہ کئی ایک اور بھی فرقے جاری ہو گئے ہیں کیا یہہ سب جنبشیں مسیحی مذہب کے سبب سے نہیں ہوئیں پھر صدہا برس سے برہمن لوگوں کی باتیں لوگ مانتے چلے آئے اور انکو بڑے بزرگ اور معزز مانتے تھے۔ یہانتک کہ اُنکے پاؤں کی خاک دھو دھو کے پیتے تھے پر عیسائی مذہب نے ثابت کر دیا کہ کل انسان یکسان گنہگار ہیں اور کوئی آدمی دوسرے سے بہتر نہیں۔ اور سب ایک ہی آدمی کی اولاد ہیں۔ تب سے برہمنوں کی ماننا کم ہو گئی اور اب صرف بے علم ہی انکی کچھ بات مانیں ہر صاحب علم و عقل تو انکو اپنے سے کچھ بہتر نہیں سمجھتے بلکہ یہانتک برہمنوں کی تعظیم جاتی رہی کہ جا بجا بغیر محنت اور مشقت کے بیٹھے بٹھائے کھاتے تھے اب زمینداری اور دکانداری اور اور کام کاج کرتے اوروں کی مانند اپنی روزی حاصل کرتے ہیں +

صدہا برس سے ہندو مذہب بے جنبش چلا آیا تھا پر اب اسمیں ایسی ہل چل مچ گئی ہو کہ تھوڑے ہی عرصے میں دو اور نئے فرقے یعنے برہمو سماج اور آریا سماج کے نکلے ہیں جنہوں نے اپنے نئے اصولوں سے دکھایا کہ ہندو مذہب بہت بھولا ہوا اور بگڑا ہوا بن گیا تھا اور دھوکھے میں پڑ کے ایک نیا مذہب برہمنوں کی بھول اور شرارت سے بن گیا تھا اور اپنے نئے مذہب کے اصولوں کو بیان کرکے دعویٰ کیا کہ یہہ مذہب سچا ہو +

واضح ہو کہ مسیحی مذہب کی روشنی کے پیشتر کبھی ایسا خیال کسی کو نہ ہوا تھا مسیحی روشنی نے اندھیرے کے کاموں کو ظاہر کرکے دکھلا دیا مگر افسوس صد افسوس کہ اندھیرے نے اُجالے کو پسند نہ کیا جیسا کہ یوحنا کے ۱ باب کی ۵ آیت میں لکھا ہو کہ نور تاریکی میں چمکتا ہو اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا۔ اے پڑھنے والے یہہ تو مسیحی مذہب کی بیرونی خوبیاں ہیں جو اُسکی اندرونی خوبیوں کے نتیجے ہیں۔ اب میں چند اندرونی خوبیوں کا بیان کرتا ہوں +

یہہ اندرونی خوبیاں خود خداوند یسوع مسیح اور اسکی تعلیم سے نکلتی ہیں۔ اول خداوند یسوع مسیح ہی میں خوبیاں ہیں۔ جو خداوند یسوع مسیح کا بدن تھا اسمیں سب سے بڑی یہہ خوبی تھی کہ تمام بنی آدم کے وجود میں نسلی گناہ چلا آتا ہو مگر وہ وجود اس گناہ سے پاک تھا۔ اور اسمیں قدرت الٰہی تھی اور یہہ بڑی خوبی ہو کہ اُس وجود سے کوئی فعلی گناہ نہ ہوا اور نہ کوئی قولی گناہ ہوا بلکہ قول اور فعل سے ایسے کام سرزد ہوئے جو خوبیوں سے بھرپور ہیں اُسنے ایسی باتیں فرمائیں جو انسان کے بچنے اور ابدی آرام میں داخل ہونیکی خبریں تھیں۔ اور اُسکے ایسے کام تھے جو آدمیوں کی ہر ایک مرضی اور دکھ کاٹنے اور بھوکھ پیاس کاٹنے اور آرام دینے کے تھے۔ اور آخر اُس ہی وجود سے وہ بھاری کام انسان کی نجات کا پورا کیا جو اُسکے آسمان سے آنیکی علت غائی تھا +

پھر اُسکی تعلیم کی خوبیاں یہہ ہیں کہ اُسنے خدا کی ذات پاک کے پورے بھید کا پتا لگایا جو کسی کو معلوم نہ ہو سکتا تھا جس طرح کہ لکھا ہو کہ باپ کو کسی نے نہ جانا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہو اُسی نے بتا دیا۔ اور جو تعلیم اور نصیحت دی اسکی غرض گنہگار کو دوزخ سے بچانے اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنانے کے بارے میں تھی +

اور سب سے بڑی خوبی یہہ بھی تھی کہ اُسنے گنہگاروں کے بچانے کا کام پورا کرکے انکے واسطے اپنے آپ کو اُس وجود میں ہوکے ایک عمدہ نمونہ بنایا کہ جس طرز پر چلکے گنہگار بدی اور بُرائی سے بچا رہے اور اس دنیا میں رہکے اُس عالم جاودانی میں رہنے کے لائق بنتا جاوے کیا یہہ پھل عیسائی مذہب کی صداقت کے گواہ نہیں ہیں اور کیا کسی اور مذہب میں پائے جاتے ہیں +

پس اے ناظرین جو ابھی تک اُس سرچشمہ خوبیوں کے پاس نہیں آیا اور نہ تو نے کسوٹی لگا کر اپنے مذہب کو آزمایا ہو آج ہی اپنے مذہب کو آزما اور بہتر کو اختیار کر تا کہ تو عدالت کے دن آسمانی خوبیوں سے محروم نہ رہے اور آخر کو شرمندہ

نہ ہو وے - خداوند یسوع مسیح کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے شرمندہ نہ ہوگا - آزما اور دیکھ - اگر تو اس ایمان پر کھرا ہو وے تو ان سب خوبیوں میں تیری شراکت ہوگی اور تو ابدی آرام اور ہمیشہ کی زندگی مفت میں پا دیگا +

الرقم

کمترین جمیل سنگھ واعظ انجیل ازپرور

انجمن ہمدردی حیوانات بٹالہ ضلع گورداسپور

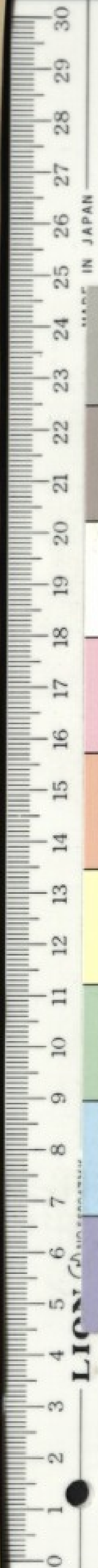
اس جگہ باہتمام کارپردازان انجمن ایک احاطہ مع چاہ - مویشی بیکس - لاوارث - مجروح - اور خستہ حال کے واسطے خریدا گیا ہے - اسمیں ایک وسیع مکان مسقف تعمیر کیا گیا ہے - وہاں لاچار مویشی پرورش پاوینگے چنانچہ سات مویشی کی آجتک خبرگیری کی گئی اور تندرستی اور صحت پاکر اپنے مالکوں کو سنوفرو ہوئیں - اور ایک بچھڑی بیچاری درد کی ماری جسکی پچھلی ٹانگ شکستہ تھی زیر علاج ہے - اب انجمن کی تیمارداری سے وہ جسم میں تندرست اور زخم اور اسکی درد میں سے سبکدوش ہوکر ممبران عالی ہمت کے حق میں دعائیں کرتی ہے چونکہ مکان مع جمیع سامان موجود ہے اور ملازم بھی محنتی اور تندرست - مستعد اور طیار ہیں - لہذا پریذیڈنٹ انجمان ہمدردی کیخدمت میں گذارش ہے کہ مویشی قابل غمخواری اور لائق تیمارداری خستہ حال سقیم الاحوال پرورش کیواسطے بہم پہنچا کر احاطہ صدر انجمن میں ارسال فرماویں اور دیگر ممبران نامدار و رحمدلان کارگزار کے رائے انور پر روشن ہو کہ اگر ایسی مویشی مختلف مقامات سے آویں تو انجمن خوشی سے قبول کریگی +

بٹالہ میں حادثہ جانکاہ

۸ - جون ۱۸۹۵ء کو ایک جوان آہنگر پچیس سالہ محمد جمیل نام کاریگر مشہور - نیکنام معروف ساکن بٹالہ پیٹر بیاں محلہ دو بجے دن کے اپنے گھر کے باہر کے دروازہ میں بیٹھا کام کر رہا تھا - ایک لڑکی جوان بیچاری قسمت کی ماری بعمر ۹ سالہ بلباس تکلف ملبس اور زیور سے آراستہ اپنی والدہ کی بھیجی ہوئی سودا بہت گیارہ آنے کے پیسے لینے کو اسکے پاس آئی اور گم ہوگئی - وارثوں نے بہت تلاش کی شام کو منادی کرائی کچھ سراغ نہ لگا - رات کو پولیس کا پہرہ اس محلہ میں جا بجا کھڑا ہو گیا - قریب ۵ بجے صبح کے ایک کھولہ میں کانٹوں کے درمیان اس مظلوم لڑکی کی سری اور ایک بازو پڑے پائے اسکے بعد پاس ہی ایک بدرو میں اسکا دھڑ یعنے جسم بے سر خون آلودہ دیکھا صبح کو تحصیلدار لالہ راجپداس صاحب نے کیا دیکھا کہ قطرہ قطرہ خون کا نشان اُس کوچہ میں محمد جمیل لوہار کے دروازہ سے چلا آتا ہوا ایک قطرہ جو لوہار مذکور نے پامال کرکے مٹانا چاہا - تو بیدار مغز تحصیلدار صاحب نے اصل معاملہ شناخت کر لیا - فرمایا کہ یہہ دروازہ کھولو اُس نے عذر کیا - جس سے وہ شک یقین سے بدل گیا دریافت کیا گیا کہ یہہ خون کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ سانڈھ اسجگہ کل بھڑتے تھے - اچھا چوکٹ پر کا خون کیا ہے؟ یہاں بھی سانڈھ مجروح کا خون گرا تھا - جب قفل توڑا گیا اندر در و دیوار خون سے رنگیں پائیں - اور لڑکی کے کپڑے خون آلود موجود - اور زیور برابر اندر سے برآمد ہوا اور برتن خون سے لبالب نکلے استفسار ہوا وہ بتلاتا ہے کہ دو اور آدمی ہیں جنہوں نے میرے گھر میں اس لڑکی کو مار ڈالا - تینوں حوالات میں ہیں اور مقدمہ زیر تفتیش ہے - لیکن ایسا سخت حادثہ کم سنا ہوگا - کہ ایک بیگناہ خوردسال لڑکی کو شہر کے اندر دن کے وقت - اپنے ہی محلہ میں گھر کے سامنے بکری کی طرح ذبح کر دیا - اور اُسکے بند بند آری سے لکڑی کی مانند چیر ڈالے - شاید اُسکو جیتی جان چیر ڈالا - افسوس - اُس عاجز کی نازک جان پر کیا آفت آگئی جب وہ بیرحم قصائی کے پنجہ میں گرفتار آگئی - اُسوقت اُسکے دل میں کیا گذرا ہوگا - کتنی آہ و زاری کی ہوگی - کسقدر ہاتھ جوڑے ہونگے سارا زیور اور لباس دینے کو کیسی طیار ہو گئی ہوگی اسکی مصیبت کو سنکر پتھر بھی پگھل جاتا ہے - لیکن اُس سنگدل سیاہ اندرون کے دل پر ذرہ بھی اثر نہ ہوا - مقتول لڑکی کا نوحہ +

زیور لے لو - کپڑے لے لو - اور بھی گھر سے لا دونگی -
جان بچے اسوقت جو میری تجھے اسیر بنا دونگی -
ماں میری کو خبر نہ کائی بھیجا سودے لینے آئی کو -
او بے رحم میں کیوں آ پھنسی تیرے گھر مر جانے کو
ماں میری سن نعرے میرے کسکو کوک سناؤں میں
بند ہوئے دروازے سارے کدھر بھاگ کر جاؤں میں
ماں میری مجھے لے لو جلدی مجھکو چین نہ آوے ہے -
نیلی پیلی آنکھیں کرکے ظالم بہت ڈراوے ہے
بوٹی بوٹی توڑ نہ ظالم کر کچھ خوف خدا کا تو -
میرے سر کو چھوڑ نہ ظالم کر کچھ خوف خدا کا تو -
اب بھی مجھکو چھوڑ دے ظالم تیرا نام میں نہ لونگی
کرپا کرکے جان بچا لے تیرا پتہ میں نہ دونگی
گلا نہ گھونٹ ظالم میرا مشکل سے دم آتا ہے -
ظلم نہ کر یو اتنا مجھ پہ میرا دم رک جاتا ہے
آری سے مت چیر یو ظالم نازک گلا بیچاری کا -
مار تمانچے لعل نہ کر یو مکھڑا - او گن ہاری کا -
ایسی سختی سے مت چیرو بند بند سب میرا رے
ساری عمر کنیزک ہو کے کہنا مانوں تیرا رے -

قاتل کے گھر سے آٹھ سو روپیہ نقد برآمد ہوا اور مقتول لڑکی کا زیور قیمتی ایکسو اٹھارہ روپیہ کا نکلا - یہہ سخت حادثہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ دانائی پکارتی ہے - وے سب جو میرا کینہ رکھتے ہیں - موت کو پیار کرتے ہیں +



زیور پہنانیوالے والدین اولاد کی جان کے دشمن ہیں + تین روز بعد اس حادثہ کے ایک نوجوان ہندو شراب سے بدمست ہوکر بمقام بجق ہوا دوسرے روز ایک گاؤں سے خبر آئی کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو مار ڈالا اور پرسوں رات کو پھوچھرہی دروازہ بٹالہ میں بھاری چوری ہوئی۔ کل ایک لڑکا ہفت سالہ جھنگی والے کنوئیں میں شام کو گرا صبح کو مردہ نکالا گیا۔ جائے تعجب ہے کہ باوجودیکہ ہمیشہ خورد سال اطفال کی جانیں تلف ہوتی ہیں لیکن زیور کی رسم موقوف نہیں ہوتی لالچ ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ خدا اس سے بچاوے +

العبد

فقیر قدرت اللہ آنریری سکرٹری انجمن بٹالہ —+

اخبار تار برقی

لنڈن ۹ - جون کل رات ہوس آف کامنس نے مسودہ ریونیو کے بجٹ کو دوسری مرتبہ پڑھنے پر ۲۶۴ کی تائید اور ۲۵۲ - کی مخالفت سے نامنظور کیا مسٹر گلیڈسٹون نے فرمایا کہ وہ اسکو ایک مسئلہ کیبنٹ خیال کرینگے ہوس آف کامنس نے مسٹر ایم - ہکس بیچ کی ترمیم کو منظور کر لیا جس میں بیر اور شراب پر ٹیکس زیادہ کرنے کی تجویز کو بُرا کہا گیا ہے - توقع کیجاتی ہے کہ ہوس آف کامنس میں شکست ہو جانے کی وجہ سے وزارت بہت جلد استعفا دیگی ٹائمز بلحاظ عام انتخاب کے اُسکے مستعفی ہونے کو حقارت سے دیکھتا ہے +

مسٹر گلیڈسٹون کا استعفا

لنڈن ۹ - جون آج جو کونسل وزارت کا جلسہ ہوا اسمیں وزیروں نے مستعفی ہونیکا ارادہ کر لیا وزیر اعظم نے فرمایا کہ اُنہوں نے جناب ملکہ معظمہ کو جو بمورل میں تشریف فرما ہیں اطلاع کی ہے +

لنڈن ۸ - جون (شام) آج شام کو مسٹر آنسلو نے ہوس آف کامنس میں پوچھا کہ جنگی تیاریوں کی وجہ سے ہندوستان کی مالی حالت میں کیا کمی ہے - بجواب اسکے صاحب انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے فرمایا کہ گورنمنٹ ہند اس ملک کی مالی حالت کی نظر ثانی کر رہی ہے اور پراونشیل حکام سے رپورٹ طلب کی ہے کہ خرچ میں کسقدر تخفیف ممکن ہے - تاوقتیکہ ان رپوٹوں پر غور نکیا جاوے جو سوال کیا گیا ہے اُسکا جواب دینا ناممکن ہے +

صاحب انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے ایک اور سوال کا جواب دیتے وقت فرمایا کہ سر پیٹر لمسڈن صاحب کے ماتحت کی کمیشن کو توڑا نہیں گیا ہے +

سر پیٹر لمسڈن

پیٹر لمسڈن صاحب نے اپنی تقریروں کے لئے جنگی دبا نے سے غلط رپورٹ بھیجی گئی ہے ذمہ دار ہونے سے انکار کیا اور بیان کیا کہ انکا کوئی ارادہ گورنمنٹ پر حملہ کرنیکا تھا +

لنڈن ۱۱ - جون کنسرویٹو پارٹی کے تمام سرگروہوں نے دفتر کو قبول کر لیا ہے +

لنڈن ڈیلی نیوز نے ایک پیرگراف اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ لارڈ رینڈولف چرچل ہندوستان کے سکرٹری اوف سٹیٹ ہونگے اول انکے لارڈ اوف ایڈمرلٹی کے ہونے کی تجویز تھی لیکن اب انہوں نے ہندوستان کا سکرٹری اوف سٹیٹ ہونا پسند کیا ہے +

لنڈن ۱۰ - جون ایک اقرار نامہ صلح فرانس اور چین کے مابین قرار پایا ہے +

شملہ ۹ - جون امیر کابل کے قتل کی خبر کو یہاں عموماً نامعتبر اور روسی ایجاد خیال کیا جاتا ہے +

لنڈن ۸ - جون مشہور ہے کہ انگلستان اور روس کے مابین ایک قطعی اقرار نامہ ہو گیا ہے + اخبار اسٹینڈرڈ نے ایک تار برقی اس مضمون کی چھاپی ہے کہ اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ درہ ذو الفقار افغانوں کے حوالہ کیا جائے لیکن کمیشن کو جو سرحد تعین کریگی یہہ ہدایت کی جائے گی کہ روسیوں کو انکی حد کے اخیر پر ایک محفوظ مورچہ دے +

مدراس ۸ - جون چونکہ افسران محکمہ جات نے پنشن یافتہ سپاہیوں کے سرکاری دفاتر میں نوکر رکھے جانے کی تائید میں رپورٹ کی تھی لہذا گورنمنٹ نے امید ظاہر کی ہے کہ اس قسم کے اشخاص کی خدمات سے بکثرت فائدہ اٹھایا جائیگا - مدراس ریلوی ایک علیحدہ والنٹیر فوج قائم کر رہی ہے مسٹر سانڈرس صاحب مینیجر اعلیٰ کمانیر ہیں +

لنڈن ۷ - جون سر پیٹر لمسڈن صاحب کل دوپہر بعد وارد لنڈن ہوئے اسٹیشن پر لوگوں کا بڑا انبوہ تھا جنہوں نے نہایت گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا +

قسطنطنیہ ۶ - جون گریٹ میں سواس پاشا جدید گورنر کے تقرر سے جو ابھی وہاں پہنچے ہیں نہایت جوش پھیلا ہوا ہے - جس وقت انکا جہاز پہنچا - یہلوگ جہاز پر گئے اور بیان کیا کہ یہہ تقرر باشندگان کریٹ کی خواہش کے موافق عمل میں نہیں آیا +

بمبئی ۸ - جون جو جہاز لنگر گاہ میں پہنچے ہیں وہ خبر دیتے ہیں کہ سمندر میں موسم طوفان خیز ہے میل اگن بوٹ موسومہ قیصر ہند جسنے کل علی الصباح یہاں پہنچنا تھا آج صبح پہنچا - یہہ توقف اسوجہ سے ہوئی کہ اگن بوٹ مذکورہ ایک بڑے طوفان میں پھنس گیا تھا اثنائے طوفان میں بھاری بھاری لہریں جہاز پر آتی رہیں اور اسکی پچھاڑی کئی دفعہ گھرے

پانی میں ڈوب گئی اور کوٹھریوں میں پانی بھر گیا جان کوئی ضائع نہیں ہوئی ✦

لنڈن ۱۱ جون بوقت دوپہر ٹائمس نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں ظاہر کیا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ نے سر گلیڈسٹون کی وزارت کے استعفا کو بغیر کوئی اور سبب معلوم کرنے کے نامنظور کیا ہے ✦

پیرس ۱۱ جون انگلستان کی وزارت کے شور وغوغا کے سبب اہالی سویز کی کمیشن سوائے فیصلہ کرنے کے ٹوٹ جاوے گی ✦

سرکاری خبر

بسبب پنشن یاب ہونے افسران ذیل کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران پنجاب میں ترقیات ذیل عمل میں آئی ہیں ✦

۷ مارچ ۱۸۸۵ء سے بجائے رائے بہادر رسالگرام صاحب کے رائے بہادر سودھی حکم سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ پنجم سے درجہ چہارم پر ترقی ہوئی - اور خان بہادر راجہ جہانداد خان صاحب بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ پنجم سے مستقل ہوئے - اور بجائے راجہ جہانداد خان کے عالم شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ششم درجہ پنجم پر بطور عارضی بالاستقلال مترقی ہوئے اور بجائے خان بہادر عالم شاہ کے پنڈت چندربل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ہفتم درجہ ششم میں بطور عارضی بالاستقلال مترقی ہوئے ✦

یکم اپریل ۱۸۸۵ء سے بجائے وزیرزادہ محمد اکبر خان کے خان بہادر عالم شاہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ پنجم بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ پنجم مستقل ہوئے اور بجائے عالم شاہ کے رائے بہادر پنڈت وزیرچند اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ششم اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ پنجم بطور عارضی بالاستقلال مقرر ہوئے - اور رائے بہادر پنڈت چندربل بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مستقل کئے گئے - اور بجائے پنڈت چندربل کے - جے - ایس - وانلڈ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ہفتم درجہ ششم پر بطور عارضی بالاستقلال مترقی ہوئے ✦

یکم اپریل ۱۸۸۵ء سے بجائے خان بہادر شیخ ارجمند صاحب کے جے - ایس - وانلڈ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ششم بطور عارضی بالاستقلال سے مستقل کئے گئے - اور بجائے وانلڈ صاحب کے خان بہادر حافظ انور علی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ہفتم سے بطور عارضی بالاستقلال درجہ ششم پر مترقی ہوئے ✦

۲۰ - اپریل ۱۸۸۵ء سے بجائے خان بہادر قاضی میر عالم صاحب کے پنڈت وزیرچند بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسسٹنٹ درجہ پنجم مستقل کئے گئے - اور بجائے پنڈت وزیرچند کے خان بہادر فقیر عبداللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ششم سے بطور عارضی بالاستقلال درجہ پنجم پر مترقی ہوئے - اور خان بہادر حافظ انور علی بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ششم مستقل کئے گئے - اور بجائے انور علی کے ایچ - اے - ٹی - ڈیکنفیلڈ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ہفتم سے درجہ ششم پر بطور عارضی بالاستقلال مترقی ہوئے ✦

لودیانہ

گرمی کا نہایت ہی زور شور ہے - ۱۰ بجے کے بعد لوگوں کو سختی سے باہر چلنا پھرنا دشوار ہے - اور دوپہر کے وقت دھوپ کی شدت اور آفتاب کی تمازت کمال درجہ پر ہو کر شہر کو بالکل خاموش کر دیتی ہے - شام تک یہی حالت رہتی ہے اور دو دو تین راتوں کو وقت بھی لو چلتی ہے - یہ موسم اور اہل اسلام کے روزہ ضرور بھوکو ماریں گے ورنہ بیماری تو مثل سالگذشتہ ضرور ہی روزہ داروں میں برپا کرینگے - ہم نہیں کہتے ہیں کہ روزہ نہ رکھو بلکہ ضرور رکھو مگر مندرجہ ذیل قسم کا روزہ رکھو دل کا روزہ ہو - آنکھ کا روزہ ہو - اور آجکل جو لوگ روزہ رکھتے ہیں وہ لوگوں سے لڑتے ہیں اور برا منھ بناتے ہیں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم روزہ دار ہیں اسکی بابت کلام اللہ میں لکھا ہے کہ جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اداس نہ بناؤ کیونکہ وے اپنا منہ بگاڑتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک روزہ دار ظاہر ہوں - میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا بدلہ پا چکے - پر جب تو روزہ رکھے اپنے سر پر چکنا لگا اور منہ دھو - تاکہ تو لوگوں پر نہیں بلکہ تیرے باپ پر جو پوشیدہ ہے روزہ دار ظاہر ہووے اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے آشکارا تجھے بدلہ دے - متی ۶ - باب ۱۶ سے ۱۸ تک ✦ شہر میں عام ترکاریاں خصوصاً آجکل خربزہ نہایت خراب اور بیماری پھیلانیوالے فروخت ہوتے ہیں اگر ڈاکٹر صاحب ملاحظہ فرماویں تو امید ہے کہ کچھ انسداد ہو جاوے ✦

اعلان

خاص و عام کو واضح ہو کہ دوکان بانکے رائے چندوبل ساہوان لودیانہ معروف بہ دوکان لالہ لالوبل جو بکار مدت سے پنڈت منالال گماشتہ و کارکن تھا چونکہ عرصہ دو ماہ سے پنڈت منالال گماشتہ مذکور فرار ہو گیا اور دوکان مقفل تھی جو بعد لو عدالت کھلوائی گئی تھی اسلئے یہ اشتہار واسطے آگاہی ہر خاص و عام کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنڈت منالال گماشتہ دوکان مذکور کا اب نہیں رہا جب سے وہ فرار ہو گیا کوئی دادوستد اسکا دوکان کی طرف سے جو کچھ اسنے کیا ہو وہ کالعدم و باطل قرار دیا گیا جس کسی شخص کو دوکان مذکور سے کچھ تعلق دادوستد کا ہو وہ کوئی شئی گماشتہ مذکور کو نہ دیوے اور نہ کوئی معاملہ دوکان کی طرف سے ہمراہ پنڈت منالال مذکور کے کرے اگر کوئی ناواقف اس اشتہار سے برخلاف عمل کریگا وہ خود ذمہ وار ہوگا دوکان اسکی ذمہ وار نہ ہوگی ✦

المشتہر

باشندہ بو دکشوری لعل وغیرہ مالکان دوکان بانکے رائے چندوبل ساہوان لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری - سی - بی - نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا

